خلافت لائبریری ربوہ

منگل | 29۔اکتوبر 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر 20

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 247 | منگل 15 جمادی الثانی۔1417ھ 29 اخاء 1375ھش 29 اکتوبر 1996ء

قوتِ توبہ گناہ کی آگ کو بجھا سکتی ہے

پاک وصاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ضروری ہے۔ اور نوامید مت ہو اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے۔ ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں۔ کیونکہ نفس انسانی جو دراصل محبت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے مگر تاہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کامل نورِ بصیرت جس سے ہر ہدایت کو دیکھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے وہ تمام تر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوا تھا

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 15 دسمبر 1995ء بمطابق 15 فتح 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:(۔)

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا ساتواں جلسہ سالانہ اتوار 17 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے اور صدر صاحب نے سب دنیا کی جماعتوں کو (سلام) بھی پہنچایا ہے اور اس موقع پر ان کو دعا میں یاد رکھنے کی درخواست کی ہے۔

(۔) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اے لوگو تمہارے پاس یقیناً خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل آچکی ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے کھلی کھلی دلیل آچکی ہے۔ (۔) اور ہم نے تمہاری طرف ایک کھلا کھلا نور اتارا ہے۔ (۔) پس وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائیں اور مضبوطی سے اسے پکڑیں (۔) پس ضرور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا (۔) اور فضل میں (۔) اور انہیں اپنی طرف سے سیدھی راہ پر ڈال دے گا جو خدا ہی کی طرف جاتی ہے۔ تو صراطاً مستقیماً سے پہلے کے بعض شرائط کا ذکر ہے کہ یہ شرطیں پوری ہوں، یہ ہو، یہ مقاصد حاصل ہوں۔ تو مقصد اول اور سب سے اعلیٰ مقصد یہی ہے کہ تم اس رستے پر پڑ جاؤ جو سیدھا خدا کی طرف جاتا ہے۔

(۔) اس میں آنحضرت ﷺ کو بھی اللہ کا نور قرار دیا ہے اور (کلام الٰہی) کو بھی اللہ کا نور قرار دیا ہے۔ اور یہی انداز (کلام الٰہی) کا دوسری بہت سی جگہوں پر ہے جسے اچھی طرح سمجھنا چاہئے۔ بارہا میں نے جہاں عام ترجموں سے اختلاف کیا ہے وہاں یہی وجہ ہے کیونکہ میرے نزدیک جب ضمیر کھلی چھوڑ دی گئی ہو اور (کلام الٰہی) اور محمد رسول اللہ ﷺ دونوں کی طرف جا سکتی ہو، یعنی انگلی اٹھ رہی ہو (۔) اور جس طرف اٹھتی ہے وہاں (کلام الٰہی) بھی موجود دکھائی دیتا ہے، محمد رسول اللہ ﷺ بھی دکھائی دیتے ہیں تو یہ کہنا کہ یہ (کلام الٰہی) کی طرف ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف نہیں ہے یا محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف ہے (کلام الٰہی) کی طرف نہیں ہے یہ درست نہیں ہے۔ لازماً دونوں ہی کی طرف وہ انگلی اٹھی ہے اور دونوں اس اشارے میں شامل ہیں۔ اور آیات کا مضمون جو بعد میں کھلتا ہے اس بات کا قطعی ثبوت مہیا کرتا ہے کہ (کلام الٰہی) اور محمد رسول اللہ ﷺ میں بسا اوقات (کلام الٰہی) کوئی بھی فرق نہیں کرتا اور ایک ہی اشارے میں دونوں کو شامل فرما لیتا ہے۔ (۔)

(۔) خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ (کلام الٰہی) اور رسول ﷺ ایک نور ہے اب دیکھیں بظاہر اردو میں غلطی دکھائی دے رہی ہے (کلام الٰہی) اور رسول ﷺ ایک نور ہیں چاہئے تھا مگر فرما رہے ہیں "یہ (کلام الٰہی) اور رسول ایک نور ہے" مراد یہ ہے کہ دونوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ ناممکن ہے کہ نور (کلام الٰہی) میں کوئی ایسا پہلو ہو جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات میں جھلکتا ہوا نہ دکھائی دے۔ پس ایک ہی چیز کے مختلف پہلوؤں سے مختلف نام ہیں۔ اس نور کا ایک نام (کلام الٰہی) ہے اور ایک نام محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ پس آپ نے "ہے" کہہ کے دونوں کو ایک بنا دیا جیسا کہ (کلام الٰہی) نے ایک اشارہ میں دونوں کو ایک ہی بنا کے دکھایا تھا۔ فرمایا نور ہے جو تمہاری طرف آیا۔

"یہ کتاب ہر ایک حقیقت کو بیان کرنے والی ہے۔ خدا اس کے ساتھ ان لوگوں کو سلامتی کی راہ دکھلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ان کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے اور سیدھی راہ جو اس تک پہنچتی ہے ان کو دکھاتا ہے۔ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اے لوگو! (کلام الٰہی) ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ملی ہے اور ایک کھلا کھلا نور ہے جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے۔ آج تمہارے لئے دین کامل کیا گیا اور تم پر سب نعمتیں پوری کی گئیں"

یہاں بعد کی عبارت سے شبہ پڑتا ہے کہ واحد جو استعمال کیا گیا ہے اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کو بطور نور شامل نہیں کیا گیا اور واحد کا اشارہ صرف بعد میں آنے والے ذکر یعنی (کلام الٰہی) پر محدود ہے۔ بعد کی عبارت سے یہ بھی شبہ پڑتا ہے لیکن اس کے برعکس واضح طور پر (۔) ایک حوالہ جو آج میں نے شامل کرنے کے لئے ہدایت کی تھی اور مجھے یہاں دکھائی نہیں دیا جس میں (۔) (کلام الٰہی) کو بھی اترنے والا نور قرار دیا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی (۔) آنحضرت ﷺ کو بھی اترنے والا نور قرار دیا ہے اور (کلام الٰہی) کو بھی اترنے والا نور قرار دیا ہے اور دونوں کے ذکر کو اس طرح اکٹھا کر دیا ہے کہ بظاہر ایک ذکر ملتا ہے مگر (کلام الٰہی) اس مضمون کو کھول دیتی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر انہی صفات کے ساتھ کیا گیا ہے جو (کلام الٰہی) کے ذکر میں ملتی ہیں۔

پس فرمایا "وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اے لوگو! (کلام الٰہی) ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ملی ہے۔ ایک کھلا نور ہے جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے۔ آج تمہارے لئے دین کامل کیا گیا اور سب نعمتیں پوری کی گئیں" پھر فرمایا "خدا اس کے ساتھ ان لوگوں کو سلامتی کی راہ دکھلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور ان کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے اور سیدھی راہ جو اس تک پہنچتی ہے ان کو دکھلاتا ہے" اب یہی الفاظ بعینہٖ آنحضرت ﷺ کے متعلق آتے ہیں کہ وہ ان کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ پھر دیگر تمام صفات جو (کلام الٰہی) کی یہاں بیان ہوئی ہیں جو میں نے دوبارہ پڑھ کر سنائی ہیں، یہ تمام صفات آنحضرت ﷺ کی بھی بیان ہوئی ہیں۔ اس لئے میرے نزدیک اس بات میں ایک ذرے کا بھی شک نہیں کہ (کلام الٰہی) جب بھی محمد رسول اللہ ﷺ اور کتاب اللہ کا ذکر کر کے دونوں کی طرف یا ایک ضمیر سے اشارہ کرتا ہے تو وہ ضمیر دونوں پر شامل ہوتی ہے۔

اس کی ایک اور دلیل (یہ ہے) (۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) وہی اللہ ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کامل کتاب اتاری۔ اب دو ذکر اکٹھے ہو گئے ایک بندہ اور ایک کتاب۔ اور آخر پر فرمایا (۔) کہ ان میں کوئی کجی نہیں رکھی۔ اس دھوکے میں پڑ کر کہ (۔) واحد کا لفظ ہے۔ بہت سے مفسرین اور مترجمین نے اس کا ترجمہ کرتے وقت ضمیر کو ایک کی طرف خاص کر دیا۔ چنانچہ اکثر ترجموں میں آپ کو یہ ضمیر (کلام الٰہی) کی طرف دکھائی دے گی۔ ترجمہ کرنے والے اس کا مطلب سمجھتے ہیں کہ جب خدا نے کہا (۔) اس میں کوئی کجی نہیں رکھی تو یا محمد رسول اللہ ﷺ مراد ہیں یا (کلام الٰہی) مراد ہے۔ اور (کلام الٰہی) کے حق میں اکثر مفسرین نے ترجمہ کر دیا کہ کتاب کی صفات بیان ہو رہی ہیں کتاب ہی مراد ہے۔ لیکن بعض مفسرین نے اس مضمون کو بھانپ لیا اور یہ وضاحت کی کہ اس ضمیر میں محمد رسول اللہ ﷺ بھی شامل ہیں اور (کلام الٰہی) بھی شامل ہے۔

(ایک اور جگہ) (۔) اللہ تعالیٰ واضح طور پر محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے (۔) وہ جب بڑے بڑے انقلاب برپا ہوں گے، جب پہاڑ پیس دیئے جائیں گے اور دنیا کو برابر کر دیا جائے گا اس دن وہ بڑی بڑی طاقتوں والے لوگ، بڑے بڑے مغرور لوگ لازماً اس رسول کی پیروی کریں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

جس میں کوئی عوج نہیں ہے۔ (۔) دیکھ لیں ایک ہی مضمون کے دو بیان ہیں، قطعاً کوئی فرق نہیں ہے۔ (پہلے) یہ فرمایا تھا (۔) ہم نے کتاب اتاری اور اس میں عوج کوئی نہیں رکھا، اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے۔ (دوسری جگہ میں) جو اس کے بعد آرہی ہے اس میں فرمایا یہ لوگ اس دن اس داعی کی پیروی کریں گے جس داعی میں کوئی عوج نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ "لاعوج" کا مضمون لازماً محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ مراد ہیں۔ مگر کتاب کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے اس لئے کتاب کا ترجمہ کرنا بھی درست ہے۔ بعض دفعہ کتاب کی طرف زیادہ راجع دکھائی دیتا ہے اور دوسری طرف اشارۃً استنباط کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ آنحضرت ﷺ کی طرف واضح طور پر انگلی اٹھتی ہے اور (کلام الٰہی) اس اشارے میں شامل ہوتا ہے۔

پس کوئی تفریق نہیں ہے نور (کلام الٰہی) میں اور نور محمد رسول اللہ ﷺ میں۔ (کلام الٰہی) کی عملی زندہ تفسیر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ (کلام الٰہی) کو سمجھنے کے لئے اگر آپ غور کریں تو آنحضرت ﷺ کی سیرت کا کوئی نہ کوئی پہلو آپ کا مددگار ہو جائے گا۔ اور جہاں آپ کی (تشریح) نور محمد رسول اللہ ﷺ سے ہٹتی ہوئی دکھائی دے گی وہیں وہ ظلمت میں داخل ہو جائے گی۔ اس کا نور محمدی ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میری ہرگز مراد یہ نہیں کہ خالصتاً حدیثوں سے اور حدیثوں کے حوالے سے (تشریح) کی جائے۔ آنحضرت ﷺ کا وجود ایک ایسا دمکتا ہوا بلاشبہ نور ہے جس کا تصور بالکل واضح اور قطعی ہے۔ مثلاً کوئی ایسی حدیث ہو جس سے استنباط کرتے ہوئے (اللہ پناہ دے) رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی حرکت منسوب ہو جو محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کے منافی ہے، جو (کلام الٰہی) کے اس نور کے منافی ہے جسے سب سے زیادہ شاندار نور کے طور پر (کلام الٰہی) نے کھول کر بیان کیا ہے ہر ایسے موقع پر وہ حدیث، حدیث نہیں رہے گی۔ حدیث ہے تو غیروں کی حدیث ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہیں رہے گی۔

پس اس بارے میں کوئی بھی شک کی گنجائش نہیں جیسا کہ (کلام الٰہی) کے بارے میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شخصیت ایک ایسے نور کے طور پر ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں "لاریب فیہ" اب "لاریب فیہ" کو میں معناً محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف بھی لگا رہا ہوں اور (کلام الٰہی) کی طرف بھی۔ یہ نہیں کہ اس (۔) میں معین طور پر ذکر ہے۔ اور عملاً آپ دیکھیں کہ دونوں نوروں سے ہدایت پانے کے لئے شرط ایک ہی ہے اور وہ ہے متقی ہونا (۔) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے فیض پانا یا آپؐ کی سرشت کو، آپؐ کی فطرت کو، آپؐ کے اعلیٰ اخلاق کو، آپؐ کی سیرت کو سمجھنا لازماً ایک پاکیزگی کا تقاضا کرتا ہے۔ جہاں جہاں اس پاکیزگی میں فرق آئے گا وہاں ایک ہی مضمون آپ کو مختلف سمتوں میں اشارہ کرتا ہوا دکھائی دے گا۔ دیکھنے والے کی آنکھ جب نور کو دیکھتی ہے تو طرح طرح سے دیکھتی ہے۔ بعض لوگوں کو سبز اور سرخ بھی کالا اور سفید ہی دکھائی دیتا ہے۔ بعض لوگوں کو گلابی دکھائی دیتا ہے۔ بعضوں کو مدھم مدھم، دھندلا سا جیسے ایک دودھیا سفیدی سامنے آئی ہو ویسا دکھائی دیتا ہے۔ بعضوں کو اس میں کئی قسم کے سیاہی کے داغ دکھائی دیتے ہیں، بھتنے سے ناچتے نظر آتے ہیں۔ تو یہ سارے بدنی یا جسمانی تقویٰ کی کمی سے ہیں۔ تقویٰ اس اندرونی نور کو کہتے ہیں جو وہی بات دیکھتا ہے جو حقیقت میں باہر ہے۔ اس اندرونی نور میں جہاں کمی آئے گی جیسا انسان کی دیکھنے کی طاقت میں خرابی پیدا ہو جائے تو وہاں لازماً ریب دکھائی دیں گے۔ شبہ پیدا ہو جائے گا کہ یہ رنگ تھا یا وہ رنگ تھا، اس شکل کا آدمی دیکھا کہ اس شکل کا آدمی دیکھا۔ پس (کلام الٰہی) اور محمد رسول اللہ ﷺ ایک ہی نور کی دو صورتیں ہیں۔ اور جتنا بھی آنحضرت ﷺ کی ذات اور صفات پر غور کریں جو مطالب کھلتے ہیں وہ سب (کلام الٰہی کے) مطالب ہیں۔ ایک بھی غیر (کلام الٰہی) مطلب اس سے دکھائی نہیں دیتا، تمام تر (کلام الٰہی کے) مطالب ہیں۔

پس اس پہلو سے جب ہم نور کی گفتگو کرتے ہیں یا کریں گے تو یاد رکھیں گے کہ ذکر (کلام الٰہی) کا چل رہا ہو تو محمد رسول اللہ ﷺ بھی اس ذکر میں شامل ہیں۔ ذکر رسول کا چل رہا ہو تو (کلام الٰہی) اس میں شامل دکھائی دے گا۔ پس برہان جو اتاری گئی رب کی طرف سے اور نور مبین اتارا گیا وہ ایک زندہ برہان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی تھے اور (کلام الٰہی) بھی تھا۔ ایک نور محمد رسول اللہ ﷺ بھی تھے اور (کلام الٰہی) بھی تھا یہاں اگر (کلام الٰہی) نور ہے تو اس (۔) کو کہاں لے جائیں گے جہاں "مثل نورہ" میں واضح طور پر محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر ملتا ہے اور ایک زندہ ظاہری وجود کا ذکر ملتا ہے۔ پس ایک ہی جگہ دو معنے مانیں یا مختلف جگہوں میں وہی معنے الگ الگ دیکھیں، انگلی ایک ہی طرف اشارہ کرتی ہے یا دونوں انگلیاں ایک ہی طرف اشارہ کریں گی یعنی محمد رسول اللہ ﷺ اور (کلام الٰہی)

(کلام الٰہی) کو حبل اللہ کے طور پر مضبوطی سے پکڑنا ضروری قرار دیا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کو بھی مضبوطی سے حبل اللہ کے طور پر پکڑ لینا ضروری قرار دیا گیا۔ ایک پہلو سے حبل اللہ (کلام الٰہی) ہے دوسرے پہلو سے حبل اللہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان دونوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہو سکتی۔ ناممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے میں نے (کلام الٰہی) پر تو مضبوطی سے ہاتھ ڈال دیا ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ پر مضبوطی سے ہاتھ نہیں ڈالا۔ کہیں کہیں کچھ کمزوری رہ گئی ہے کہیں کوئی رخنہ رہ گیا ہے یہ ناممکن ہے۔ اگر (کلام الٰہی) پر ہاتھ ہے تو سیرت محمدی ﷺ پر بھی پورا ہاتھ ہونا چاہئے اور کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ پس (کلام الٰہی) پر ہاتھ ڈالنا تو ہر کس و ناکس کا کام بھی نہیں ہے۔ اس کے لئے جو گہری فہم کی ضرورت ہے اس کے لئے بھی تو ایک نور چاہئے۔ اور بغیر اس نور کے آپ اس نور کو دیکھ نہیں سکتے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا اور اس نور کو دیکھنے کے لئے کمی تقویٰ کی کمی سے ہوتی ہے۔

اب ان دونوں باتوں کو ملا کر دیکھیں تو پھر اس حدیث کی سمجھ آتی ہے کہ جہاں آنحضرت ﷺ نے تقویٰ کا ذکر فرماتے ہوئے بڑے جلال کے ساتھ بار بار اپنی چھاتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ وہ کامل نور بصیرت جس سے (کلام الٰہی) کی ہر ہدایت کو دیکھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے وہ تمام تر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نصیب ہوا تھا۔ پس اگر کسی کی نظر کمزور ہو تو دیکھنے والے کا سہارا لیا کرتا ہے۔ خالی لاٹھی سے تو زندگی کے گزارے نہیں چلتے۔ لاٹھی سے ٹٹولتا ہوا اندھا جاتا ہے پھر بھی ٹھوکریں ہی کھاتا ہے۔ مگر لاٹھی سے تو بہتر وہ کتے ہیں جن کو کچھ دکھائی دیتا ہے اور جو اپنے مالک کو ہمیشہ خطروں سے بچا کر چلتے ہیں۔ اور وہ جس کو کامل نور بصیرت عطا ہوا ہو اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا جائے تو اپنی آنکھوں کی سب خرابیوں سے بچ کر، ان کے شرور سے جو اپنے نفس کے شرور ہیں ان سے پہلو تہی کرتے ہوئے، ان سے بچ کر قدم قدم صحیح ہدایت کی طرف چلنے کی توفیق مل سکتی ہے۔ اور ان معنوں میں ہی آنحضرت ﷺ وسیلہ ہیں۔ انہی معنوں میں (کلام الٰہی) وسیلہ ہے اور انہی معنوں میں ان (۔) میں آخر صراط مستقیم پر پہنچنے کا ذکر ملتا ہے۔ اب دوبارہ آپ ان کو سنیں تو پھر آپ پر یہ بات کھل جائے گی۔

(۔) اے لوگو تمہارے پاس ایک کھلی کھلی روشن دلیل آچکی ہے۔ اور روشن دلیل ایسی جو صدیقوں کو دکھائی دیتی ہے اور جانتے ہیں کہ اس سے بڑی دلیل کوئی نہیں۔ (۔)

اگر خواہی دلیلی عاشقش باش ☆☆ محمدؐ ہست برہان محمدؐ

اگر دلیل ڈھونڈ رہے ہو تو عاشق ہو جاؤ کہ برہان جس کا ذکر ملتا ہے وہ خود محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ محمد ﷺ سے بڑھ کر محمد ﷺ کی اور کوئی برہان نہیں ہے۔ پس وہاں یہ نہیں کہا محمد ﷺ کو دیکھنا ہے تو پہلے (کلام الٰہی) سمجھو۔ (کلام الٰہی) کو سمجھنے کی سب میں کہاں سے توفیق ہے۔ وہ نور ہی نہیں ہے جس کے ذریعے نور (کلام الٰہی) دکھائی دے یا کامل طور پر دکھائی دے سکے۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ ایسے مبین نور ہیں جو دور دور تک دکھائی دیتے ہیں مگر اس کے لئے بھی کچھ اندرونی صداقت کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ نور، (کلام الٰہی) کے نور کے مقابل پر زیادہ عیاں ہے کیونکہ انسانی شکل میں ہے۔ زیادہ قریب الفہم ہے کیونکہ انسانی فطرت اس کو دکھانے میں، اس کو سمجھانے میں انسان کی مددگار ہو جاتی ہے لیکن تقویٰ کی وہاں بھی شرط ہے۔ لیکن وہ تقویٰ نہیں جو علم عطا کرتا ہے وہ تقویٰ اور ہے اور ایک تقویٰ یہ ہے کہ جہاں سچ دیکھا وہاں اسے پہچان لیا۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ کو دلیل سمجھنے کی سب سے زیادہ عظیم الشان مثال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا ہے۔ جب آنحضور ﷺ نے دعویٰ فرمایا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ وہاں موجود نہیں تھے بلکہ کسی سفر پر گئے ہوئے تھے۔ جب واپس تشریف لائے تو آپ کی لونڈی نے اس خیال سے کہ بہت گہرا دوست تھا اگر اس کو پتہ چل گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ، یعنی رسول اللہ تو اس نے نہیں کہا وہ تو مشرکہ تھی کہ آنحضرت ﷺ کی طرف ذہن لے جاتے ہوئے اس نے سوچا کہ یہ شخص محمد ﷺ ایسا ایسا ہو گیا ہے ایسی ایسی باتیں کرتا ہے تو کہیں بہت گہرا صدمہ نہ پہنچ جائے تو اس نے آہستہ آہستہ جس طرح کوئی بہت ہی بری خبر کسی کا دل ٹھہرانے کی خاطر آہستہ بیان کی جاتی ہے کہنا شروع کیا او وہ بے چارہ محمد ﷺ 'یہ ہو گیا' وہ ہو گیا۔ باتیں نہیں کرتی تھی اور اشارے کر رہی تھی، کھل کر بات نہیں بتاتی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ کو سخت گھبراہٹ شروع ہو گئی کیا واقعہ ہو گیا؟ کیا ہوا؟ مجھے بتاؤ۔ تب اس کو بتانا پڑا اس نے دعویٰ کر دیا ہے کہ مجھ پر خدا اترتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور میں اس زمانے کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ایسی ایسی باتیں کرتا ہے۔ ہر چیز وہیں چھوڑ دی، سیدھا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کہا اے محمد ﷺ تیری طرف یہ باتیں منسوب کی جا رہی ہیں، بتا کیا تو نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی وہی فکر لاحق ہوئی کہ میرا عزیز دوست ہے اگر اچانک میں نے اس کو بتا دیا تو کہیں ٹھوکر نہ کھا جائے۔ آپؐ نے فرمایا سنو ابو بکر یہ یہ بات ہے، یہ دلیل، اس قسم کی باتیں شروع کیں تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے تو یہ نہیں پوچھا دلیل کیا ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپؐ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ نہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے جب یہ سنا تو آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے دعویٰ کیا ہے۔ اس نے کہا اگر آپؐ نے دعویٰ کیا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپؐ سچے ہیں۔ آج ہی میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آپؐ کی گواہی ہے وہی میری گواہی ہے۔ الفاظ یہ نہ ہوں، مختلف ہوں مگر مضمون بعینہٖ یہی تھا یہ صد حقیقت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو ایک دلیل کے طور پر پہلے ہی سے دیکھ رہے تھے اور جانتے تھے کہ اس کی سچائی کی اس سے بڑھ کر دلیل ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر اس کے لئے جس نور کی ضرورت ہے ضروری نہیں کہ وہ نور (کلام الٰہی) کے مطالعہ میں بھی وہی کرشمے دکھائے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سچائی کو پہچاننے کے باوجود (کلام الٰہی) کو تفصیل سے سمجھنے کے لئے جس نور کی ضرورت ہے وہ سب سے زیادہ اور سب سے اکمل طور پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوا اور پھر ان کو عطا ہوتا ہے جن کو خدا جس حد تک نور بصیرت عطا فرماتا ہے اور خود ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اور یاد رکھیں کہ نور بصیرت کا عطا ہونا کافی نہیں ہے خود اس کی حفاظت بھی ضروری ہے اور اسے صحیح راستے پر گامزن رکھنے کے لئے جو حفاظتی تدابیر روحانی دنیا میں مقرر ہیں ان کو عملاً مامور کر دینا اس بات پر کہ یہ بندہ جس کو ہم (کلام الٰہی) کا کچھ نور دکھانا چاہتے ہیں یہ غلط نہ دیکھے، تم اس کی حفاظت کرو۔ یہ اس لئے واضح اور قطعی حقیقت ہے کہ جہاں (کلام الٰہی) کی حفاظت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدہ ہے وہاں یہ وعدہ شامل ہے' اس کے بغیر یہ وعدہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ پس (۔) وہی نور بصیرت جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات کو پہچاننے اور اس پر گواہ بننے کے لئے درجہ کمال کو پہنچ چکا تھا' وہی نور بصیرت (کلام الٰہی) کو سمجھنے میں بھی درجہ کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ اور اس پہلو سے اندرونی نور کے مختلف مظاہر میں فرق دکھائی دیتا ہے۔ ایک نور وہ ہے جو صداقت کو پہچانتا ہے اور چہروں کو دیکھتا ہے اور پھر گواہی دیتا ہے اس کے بعد کسی اور گواہی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ایک نور اس درجہ تک صیقل ہو جاتا ہے کہ نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ایسا مستغرق ہو جاتا ہے' ایسا گہرائی تک اتر جاتا ہے کہ جب (کلام الٰہی) کو پڑھتا ہے تو (کلام الٰہی) کے مخفی راز بھی اس پر روشن ہونے لگتے ہیں مگر وحی الٰہی کے نور اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نور میں ایک فرق یہ ہے' اگر کوئی فرق ہے تو یہ ہے کہ وحی الٰہی کا نور دائمی طور پر اپنے معانی پر غور کرنے کی دعوت دیتا چلا جاتا ہے اور ہر موقع اور حال کے مطابق وہ معانی اس میں دکھائی دیتے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نور میں وہ معانی اس طرح سمجھ نہیں آتے سوائے اس کے کہ (کلام الٰہی) کے حوالے سے آپ پیش گوئیاں کرتے ہیں تو پھر معانی دکھائی دینے لگتے ہیں تو ایک دوسرے کے آئینہ بن جاتے ہیں۔ پیش گوئیاں فی ذاتہٖ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نہیں ہیں۔ فی ذاتہٖ (کلام الٰہی) میں ہیں۔ آئندہ کی خبریں اور حالات کا چارہ (کلام الٰہی) میں بیان فرمایا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے نور بصیرت نے ان کو دیکھا' سمجھا اور اس کے علاوہ مزید وحی آپ ﷺ پر نازل ہوئی اور وحی کی مدد کے بغیر آپ ﷺ کو بھی کلیتہً وہ باتیں اس طرح دکھائی نہیں دیں جس طرح آپ نے دیکھیں اور (۔) دکھائیں۔

تو جہاں ہم کہتے ہیں کہ کتاب اور رسول ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یہ ایک طرز کلام ہے۔ اس کو لفظاً لفظاً اسی طرح چسپاں کر دینا کہ بالکل ایک ہی چیز ہیں' یہ بالکل نامعقول بات ہے۔ جو تمثیلات کے اعلیٰ پہلو ہیں' جو عقلاً ایک دوسرے پر چسپاں کئے جاسکتے ہیں اسی حد تک تمثیل صادق آتی ہے ورنہ محمد رسول اللہ ﷺ کو تو اس کتابت (کلام الٰہی) کی طرح لکھا تو نہیں جا سکتا اور (کلام الٰہی) کی بہت سی باتیں ہیں۔ (کلام الٰہی) جستہ جستہ وحی کی صورت میں نازل ہوا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ سب سے اول بنایا گیا اور پھر جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو تمام نورانی صفات آپؐ کے اندر داخل تھیں۔ مگر جب تک (کلام الٰہی) نہیں اترا "نور علیٰ نور" ان پہلوؤں سے نہیں بنے۔ ہر وحی نے آپؐ کے ایک نور پر جلوہ گری کی ہے پھر وہاں امتزاج کامل ہوا ہے۔ پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ نور جو (کلام الٰہی) میں ہے وہی نور' محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور اس کو تئیس (23) سال لگے ہیں مکمل ہونے میں۔

(حضرت بانی سلسلہ) نے جو۔ دیکھا جو ہمیں دکھایا وہ آپ کی کتابوں میں اس طرح دمک رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ ایک شخص نے اپنی زندگی کی اتنی مصروفیات کے باوجود اتنے عظیم معارف کیسے بیان کئے' کیسے کھولے' کیسے وقت پایا اور پھر ان کو اس طرح اجتماعی شکل میں تھوڑے وقت میں بڑے مضمون کو کوزے میں دریاؤں کی طرح بند کر دیا۔ اور اس پر اب غور کی ضرورت ہے۔ اس پر ہمیشہ گہری نظر سے مطالعہ کرتے ہوئے' دیکھتے ہوئے' بیچ میں اترتے ہوئے اس طرح آپ سفر کریں تو تب حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات سے آپ استفادہ کر سکتے ہیں ورنہ کئی دفعہ دھوکے بھی لگ جاتے ہیں۔ (۔) میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ بعض حضرت بانی سلسلہ کی عبارتوں سے اس قسم کے اشتباہات پیدا ہوتے ہیں۔ پھر پڑھیں' پھر پڑھیں تو سمجھ آجاتی ہے کہ اصل مقصد کیا تھا۔ مثلاً ایسا ہی ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:۔

(۔) "موسیٰ علیہ السلام کا بے ہوش ہو کر گرنا ایک واقعہ روحانی تھا جس کا موجب کوئی جسمانی ظلمت نہ تھی۔ بلکہ تجلیات صفات الٰہیہ جو بغایت اشراق نور ظہور میں آئی تھیں وہ اس کا موجب اور باعث تھیں"

اب اس مضمون کو اچھا اردو دان بھی فوراً نہیں سمجھ سکتا کیونکہ زبان ہے تو اردو مگر چوٹی کی اردو ہے جس میں عربی کے تمام الفاظ شامل کئے گئے ہیں جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ مجبوری ہے۔ کیونکہ تھوڑی جگہ جب زیادہ مضامین باندھنے ہوں تو اس کے سوا چارہ نہیں رہتا کہ کچھ مشکل رستوں سے گزرا جائے۔ احتیاطاً تاکید بھی فرما دی کہ دیکھو تم یہ نہ سمجھ لینا کہ ایک ہی دفعہ کتابیں پڑھ کر تم فارغ ہو جاؤ گے' تمہیں بار بار پڑھنا پڑیں گی۔ اور اگر یہ سمجھو کہ ایک ہی دفعہ کی پڑھائی سے تم سب کچھ پالو گے تو یہ تکبر ہے۔ چنانچہ بعض لوگ بڑے سخت گھبراہٹ میں لکھتے ہیں کہ ہم نے تو ابھی تک ایک دفعہ بھی نہیں پڑھیں اگر آج مر گئے تو کیا ہم متکبر مریں گے۔ ان کو میں سمجھاتا ہوں کہ تم بات نہیں سمجھ رہے۔ حضرت بانی سلسلہ کا یہ مطلب ہے کہ بعض علماء مثلاً یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ایک دفعہ بھی پڑھنے کی ضرورت نہیں' بعض سمجھتے ہیں ایک دفعہ پڑھ لیا کافی ہو گئے۔ حضرت بانی سلسلہ متوجہ فرما رہے ہیں' متنبہ کر رہے ہیں کہ میں نے جو علوم کے خزانے لٹائے ہیں اس میں بارہا اتنا گہرا مضمون اتنی تھوڑی جگہ میں بیان فرمایا ہے کہ عام عقل والا آدمی تو الگ علماء بھی جب تک اس کو بڑی توجہ سے' انکسار کے ساتھ بار بار نہ پڑھیں وہ مطلب نہیں پاسکیں گے۔

یہ مضمون حضرت بانی سلسلہ فرما رہے ہیں (۔) عام دنیا کے حالات میں شعراء بھی ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو پتہ ہو کہ ہم ذرا مشکل ہیں۔

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تحریر کا

(یا عالم تقریر کا) غالب کہتا ہے کہ ہوش' توجہ کے ساتھ تم سننا اور سمجھنا۔ سننے کا جال "شنیدن" "سننا" اس کے جتنے چاہے جال بچھا دے "مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا (یا عالم تحریر) کا کہ ہمارے لکھنے یا ہمارے کلام کا جو مدعا ہے وہ تو عنقا ہے پھر بھی نہیں پکڑا جائے گا۔ مراد یہ ہے' اب یہ مبالغے کی حد ہے (۔) مگر وہ لوگ جو جانتے ہیں کہ ہم نے بالارادہ زیادہ مضامین باندھے ہیں اور بمشکل انہیں بیان کر سکے ہیں یہ بھی ایک احساس رکھتے ہیں کہ ہر کس و ناکس اس مضمون کو پا نہیں سکے گا۔ مگر مضمون کا مشکل ہونا اس کی قدر نہیں گھٹاتا بلکہ اس کی قدر بڑھا دیتا ہے' یہ کہنا چاہتا ہے غالب۔ عنقا ایک ایسے فرضی پرندے کا نام ہے جیسے ہما ہے (اب مجھے صحیح تلفظ یاد نہیں عنقا ہے کہ عنقا۔ میں تو عنقا ہی پڑھا کرتا ہوں) وہ کہتا ہے کہ وہ پرندہ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگر کسی پر اس کا سایہ پڑ جائے تو وہ بادشاہ ہو جاتا ہے وہ پرندہ کسی دام میں ہاتھ نہیں آیا کرتا۔ پس میرے مضمون کو اگر تم پا گئے تو بادشاہ ہو جاؤ گے' دولت مند ہو جاؤ گے مگر تمہاری توجہ جتنا چاہے سننے کے جال بچھا لے تم اس کو پکڑ نہیں سکو گے۔ مگر اگر پکڑ لیا تو پھر بہت بڑا مطلب پاؤ گے۔ یہ بات اسی طرح حقیقت سے خالی ہے جیسے عنقا کا وجود خالی ہے' کچھ بھی نہیں۔ مگر میں آپ کو انسانی فطرت کے طریقے بتا رہا ہوں کہ وہ اس طرح بھی باتیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو مشکل پسندی کرتے ہیں یا مشکل باتیں لکھنے پر مجبور ہوتے ہیں تو جہ ضرور دلا دیا کرتے ہیں کہ بڑی قیمتی باتیں ہیں (۔)

پس حضرت بانی سلسلہ نے تو تین دفعہ فرمایا ہے اور بعید نہیں کہ وہ کئی لوگ ہوں جن کو تین دفعہ پڑھ کے بھی سمجھ نہ آئے۔ مگر یہ تو دعا کرنی چاہئے کہ حضرت بانی سلسلہ کے مطالب کو سمجھنے کا نور ہمیں اللہ ضرور عطا کرے (۔)

پس آپ جو یہ فرما رہے ہیں کہ جسمانی ظلمات نہ تھی "یہ واقعہ روحانی تھا جس کا موجب کوئی جسمانی ظلمت نہ تھی" مراد یہ ہے کہ موسیٰ کے وجود میں کوئی جسمانی ظلمت ایسی نہیں تھی جس کے نتیجے میں تجلی کو دیکھنے سے آپ محروم ہو گئے اور بے ہوش ہو کے جا پڑے۔ یہ ایک روحانی واقعہ ہے یعنی وہ صفات الٰہیہ کی روحانی جلوہ گری جو انسان کے لئے یعنی انسان کامل کے لئے مقدر تھی حضرت موسیٰ اس کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے' یہ مراد ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں "تجلیات صفات الٰہیہ جو بغایت اشراق نور ظہور میں آئی تھیں" اشراق نور' نور جب چمک اٹھتا ہے اور ہر طرف پھیل جاتا ہے اس کو کہتے ہیں اشراق' اور بغایت جو حد تک' اس حد تک جو انتہائی حد ہے اس حد تک جو نور اچانک پھوٹ پڑے اور تمام ماحول کو' تمام سمتوں کو منور کر دے' تمام اطراف کو منور کر دے۔ ایسا نور جو غیر معمولی قوت سے پھوٹا ہو وہ تجلی ان لوگوں کو دکھائی نہیں دے سکتی جن کی آنکھیں اس انتہائی نور کی انتہائی جلوہ گری کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتی ہوں جو محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے مقدر تھا۔ یہ مراد ہے جو حضرت بانی سلسلہ بیان فرما رہے ہیں۔ کیونکہ ہر سمت میں نور پھیلا تو تھا مگر ہر سمت میں وہ آنکھ نہیں تھی جو اس نور کی متحمل ہو سکتی۔

پھر فرماتے ہیں "ظہور میں آئی تھیں' وہ اس کا موجب اور باعث تھیں" یعنی جلوہ خود پردہ بن گیا تھا۔ وہ جلوے کی انتہا خود نظر کے لئے پردہ ثابت ہوئی۔ اور یہ واقعہ ہے کہ اگر اچانک روشنی اپنا تموج دکھائے غیر معمولی جولانی دکھائے تو آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور نظر اندھی ہو جایا کرتی ہے۔ تو اندرونی کسی بنیادی روحانی نقص کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا تھا یا بدنی کمزوری کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا تھا بلکہ یہ ایک روحانی کیفیت تھی جو ان کی روحانی استطاعت سے بڑھ کر تھی۔ یہ بات ہے جو حضرت بانی سلسلہ اس مضمون میں واضح فرما رہے ہیں' مگر کس لطیف انداز میں' کہتے ہیں ""اس کا موجب اور باعث تھیں جن کی اشراق تام کی وجہ سے ایک عاجز بندہ عمران کا بیٹا بے ہوش ہو کر گر پڑا" یہ عاجز بندہ عمران کا بیٹا اس کی کہاں طاقت تھی' اس میں کہاں تاب تھی کہ وہ جلوہ دیکھ سکے جو اشراق تام کا جلوہ ہے۔

پھر فرماتے ہیں "اور اگر عنایت الٰہیہ اس کا تدارک نہ کرتیں تو اسی حالت میں گداز ہو کر نابود ہو جاتا" اسی حالت میں پگھل کر وہ ہست سے نیست میں چلا جاتا۔ جو تھا وہ نہ رہتا' کچھ بھی نہ ہوتا اس کا۔ نابود کا لفظی ترجمہ ہے جو نہیں تھا۔ جو تھا وہ ایسا ہو گیا کہ گویا نہیں تھا۔ یہ کیفیت ہو جاتی۔ اب دیکھیں یہ جو کیفیت ہے یہ پردہ نور کی تجلیات سے تعلق میں ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ذات کا نور ہے جو نور کے پردے میں مخفی ہے اس کے متعلق حضرت (بانی سلسلہ) نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ اس نور کو جو پردہ نور کے پیچھے چھپا ہوا ہے اس ذات الٰہیہ کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے گویا اپنی بدنی آنکھوں سے دیکھا تھا' کہیں اشارۃً بھی اس کا ذکر نہیں ملتا۔ یہ وہ نور کی تجلی ہے جس نور کا ذکر رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ یہ سب پردے ہیں اور حضرت بانی سلسلہ اسی کی تشریح میں حضرت سلیمانؑ اور ملکہ سبا والے واقعہ کو بیان کر کے خود فرماتے ہیں کہ جو اصل نور الٰہی ہے اس کو تو کوئی دیکھ سکتا ہی نہیں۔ عام دنیا کی چیزوں میں جب خدا کو جلوہ گر دیکھتے ہیں تو جو دکھائی دے رہا ہوتا ہے ہم اسی کو خدا سمجھنے لگ جاتے ہیں اور یہ غلطی ہے۔ نور بہرحال پیچھے ہے جس کی حرکت سے دنیا کا ہر جلوہ دکھائی دیتا ہے اور اسی سے پیدا ہوتا ہے۔

بہرحال اس مضمون میں آگے بڑھ کر حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "مگر یہ مرتبہ ترقیات کاملہ کا انتہائی درجہ نہیں ہے" یہ جو مرتبہ عطا ہوا ہے موسیٰ کو اور اس سے ملتے جلتے مراتب یہ ترقیات کاملہ کا انتہائی درجہ نہیں ہے "انتہائی درجہ وہ ہے جس کی نسبت لکھا ہے (۔) کہ نظر نے دھوکہ نہیں کھایا۔ (۔) اور کجی نہیں دکھائی اس چیز میں جو اس کو دکھائی دی۔ اتنا حصہ پڑھنے کے بعد یہ اثر پڑتا ہے کہ پہلے جو تجلیات نور کا ذکر تھا اس سے ہٹا کر حضرت بانی سلسلہ اس طرف لے جا رہے ہیں کہ باقی انبیاء نے تو خدا تعالیٰ کے اس نور کو دیکھا جو مخلوق کے لئے مقدر تھا یا مخلوق کے اعلیٰ مظاہر کے لئے یعنی انبیاء کے لئے اس کی رویت مقدر تھی' ان کی طاقت میں تھی۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس سے بڑھ کر ظاہری آنکھوں سے بھی گویا خدا کو دیکھ لیا' یہ ترجمہ درست نہیں ہے' کیونکہ حضرت (بانی سلسلہ) اس کے ساتھ آگے بھی کچھ لکھ رہے ہیں۔

فرمایا:۔

"انسان زمانہ سیر سلوک میں اپنے واقعات کشفیہ میں بہت سے عجائبات دیکھتا ہے اور انواع واقسام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی واردات اس پر وارد ہوتی ہیں مگر اعلیٰ مقام اس کی عبودیت ہے جس کا لازمہ صحو اور ہوشیاری ہے اور سکر اور شطح سے بکلی بیداری ہے"۔

(مکتوبات احمد بنام میر عباس علی شاہ لدھیانوی)

یہ جو مضمون ہے اس کا اب خلاصہ میں یہاں اس وقت بیان کر سکتا ہوں۔ آپ کی مراد یہ ہے کہ انسان جب خدا کو دیکھتا ہے تو وہ حالت کشفیہ ہوتی ہے' اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن حالت کشفیہ میں دو قسم کے تجارب دیکھنے میں آئے ہیں۔ عباس علی شاہ جو بعد میں (منحرف) ہو گیا تھا شروع میں اس کا جو معاملات میں چھان بین کرنا' تجسّس کرنا' معاملات کی تہہ تک اترنا ایسا رنگ اختیار کئے ہوئے تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ) کو اس سے نیک توقعات بھی وابستہ ہوئیں مگر اس کی بدنصیبی کہ وہ پھر زمین کی طرف جھک گیا اور ان صفات سے فائدہ نہ اٹھا سکا جو اس کے رفع کا موجب بن سکتی تھیں۔ اس لئے عباس علی شاہ کا ذکر کرتے ہوئے مجھے آپ کو بتانا چاہئے کہ یہ اس کا پس منظر ہے۔ اس نے ایک خط میں حضرت (بانی سلسلہ) سے پوچھا کہ وہ لوگ جو صوفیاء ہیں اور اپنی ذات میں غرق ہو کر خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرنے کی طرف توجہ کرتے ہیں ان پر ایک ربودگی سی طاری ہو جاتی ہے اور نیند کی سی حالت اور کیفیت ہوتی ہے۔ مگر (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ اگر تم نیند کی کیفیت محسوس کرو تو (عبادت) کے قریب تک نہ جاؤ تو ان دو باتوں میں کیا تضاد ہے۔ یہ مضمون ہے جس کو کھولتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ نے یہ مثالیں پیش فرمائی ہیں۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ جو نور کی جلوہ گری سے ربودگی پیدا ہوتی ہے وہ عبودیت سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے سوا جو غنودگی ہے وہ دنیاداری ہے اور مردنی ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دراصل یہ دیکھنا ہو گا کہ نیند کا سانشہ یا غنودگی جس کو کہتے ہیں وہ کس باعث سے ہوئی ہے۔ کیا وہ خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کے نتیجے میں ہوئی ہے یا دنیاداری کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ اگر وہ دنیاداری کے نتیجہ میں ہے تو وہ محض موت ہے اور اس حالت میں تم (عبادت) کے قریب تک نہ جاؤ۔ اور اگر وہ اس وجہ سے ہوئی ہے کہ تم خدا کی محبت میں ڈوب کر اس کے سرور میں غائب ہو گئے ہو تو وہ ربودگی اور قسم کی چیز ہے۔ اس حالت میں تو انسان کی بینائی اور روشن ہو جاتی ہے اور اسی حالت میں اللہ کا جلوہ انسان دیکھ سکتا ہے اور دیدار الٰہی کی وہ توفیق پاتا ہے جو عام انسان کو میسر نہیں آسکتی۔ اور اس کا تعلق عبودیت سے ہے' تکبر سے نہیں ہے۔

پس اہل تکبر بھی ایک غفلت کی حالت میں رہتے ہیں اور اہل انکسار بھی ایک قسم کی غفلت کی حالت میں ڈوب جاتے ہیں مگر وہ غفلت ان کو دنیا سے غافل کرتی ہے اور اللہ کے احساس کو روشن تر کرتی چلی جاتی ہے۔ اس حالت میں (عبادت) سے منع نہیں فرمایا گیا وہ تو (عبادت) کا مقصد ہے۔ تو یہ خلاصہ کلام ہے ہوشیاری بھی ہے اور چالاکی بھی دو قسم کی چیزیں ہیں۔ اور ہوشیاری بھی اور بے ہوشی بھی' بیدار مغزی بھی ہے اور بے ہوشی بھی ہے۔ ان دونوں کا ایسا لطیف اور باریک فرق حضرت (بانی سلسلہ) نے اس خط میں کر کے دکھایا ہے کہ بالآخر یہ نتیجہ نکالا کہ اس قسم کی حالت جو عبودیت سے پیدا ہوتی ہے یہ سب سے اعلیٰ مقام ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوا اور عبودیت کاملہ کے نتیجے میں آپ ﷺ نے وہ دیکھا جو اور کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا مگر انسان کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ اور انسان محض کشفی حالتوں میں دیکھ سکتا ہے ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھا کرتا۔

آپ کے الفاظ ہیں "انسان زمانہ سیر سلوک میں اپنے واقعات کشفیہ میں بہت سے عجائبات دیکھتا ہے" "یہ کشفیہ حالت اس نیند سے بالکل مختلف ہے جو نفسانی وجوہات کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور وہ نیند وہ ہے جس کے متعلق فرمایا کہ اس حالت میں تم (عبادت) کے قریب تک نہ جاؤ۔ اب جہاں تک آنحضرت ﷺ کی رؤیت کا تعلق ہے وہ لازماً وہی رویت ہے جو خدا تعالیٰ کے پردہ نور کی انتہا درجے تک فراست اور اس کی کنہہ کو اس حد تک پانا ہے جس حد تک انسان کامل کے لئے مقدر تھا۔ اس سے آگے بڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت عکرمہؓ کی ایک حدیث ترمذی کتاب التفسیر میں اس طرح بیان ہوئی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہؓ کہتے ہیں جب میں نے یہ سنا تو میں نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا (-) کہ اللہ کو آنکھیں نہیں پہنچ سکتیں' نظر نہیں پہنچ سکتی۔ ہاں اللہ نظروں تک پہنچتا ہے تو پھر آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے دو دفعہ اپنے رب کو دیکھا۔ اس پر ابن عباسؓ نے کہا تیرا بھلا ہو یہ وہ رویت ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نور کے ساتھ تجلی فرمائی جو اس کا نور ہے۔ وہ رویت ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نور کے ساتھ تجلی فرمائی جو اس کا نور ہے۔

اور وہ نور کیا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کا حجاب ہے اور اس حجاب سے بڑھ کر کچھ دکھائی نہیں دے سکتا۔ اگر دکھائی دے تو ساری کائنات کالعدم ہو جائے' اچانک ہست سے نیست میں منتقل ہو جائے۔ ہر مخلوق آپؐ نے فرمایا ہے۔ پس ان دو احادیث میں تضاد پیدا کرنے کی جو بھی کوشش کرے گا وہ دونوں نوروں سے محروم رہ جائے گا۔ اس حدیث کے نور سے بھی محروم رہ جائے گا' اس حدیث کے نور سے بھی محروم رہ جائے گا۔ پس وہ رویت جو محمد رسول اللہ ﷺ کو دکھائی گئی حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں وہ تو اس نور کے جلوے سے دکھائی گئی جس نور کے جلوے سے خدا دکھائی دے سکتا ہے اور اب اس پر (-) پڑھیں "نور علیٰ نور" کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نور پر عرش سے خدا کا نور اترا ہے وہ نور جو اترا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کے ساتھ بغایت درجہ یکجا ہو گیا' یک جان ہو گیا۔ ایک ہی چیز تھی جس کے آپس میں ملنے سے تجلی نے غیر معمولی اس طرح جلوہ گری کی ہے جیسے بڑی قوت کے ساتھ کوئی چشمہ پھوٹ پڑتا ہے اور غیر معمولی رفعتیں اس میں پیدا ہوئیں۔ اور یہ نور مخلوق ہے۔ اور اللہ کی ذات کا نور مخلوق نہیں ہے۔ اس فرق کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں تاکہ آپ کبھی بھی شرک میں مبتلا نہ ہو سکیں۔ (-)

(-) قرآن اور حدیث نے یہ بات کھول دی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اپنے نور کو مخلوق فرما رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ہر مخلوق چیز کو اپنے اپنے مرتبے اور مقام کے مطابق نور کہہ رہا ہے۔ فرماتا ہے ہر چیز جو خلق ہے اس میں میرا کچھ نہ کچھ جلوہ ضرور موجود ہے۔ اور وہ جلوہ جو ہے وہ دراصل میرے نور کا جو اندرونی نور ہے' جو باطن میں میں ہوں اس پر پردہ ہے کیوں کہ اس پردے کے بغیر تم مجھے دیکھ سکتے ہی نہیں۔

پس یہ وہ خلاصہ کلام ہے ان عبارتوں کے مجموعی طور پر دیکھنے سے جس کے تعلق میں (اللہ نے چاہا تو) میں آئندہ خطبے میں بعض دوسری باتیں بیان کروں گا اور اس پہلو پر بھی کچھ اور روشنی ڈالوں گا اور حضرت (بانی سلسلہ) نے جو مختلف عبارتوں میں اپنے مضمون کو خوب کھولا ہے وہ عبارتیں آپ کو دکھاؤں گا تاکہ کسی احمدی کے دل میں اس پہلو سے کوئی اشتباہ کا سوال باقی نہ رہے۔ اور اللہ کے فضل کے ساتھ جب یہ باتیں آپ پر روشن ہو جائیں گی تو پھر آپ کے اندر وہ نور چمکنے لگے گا اور بیدار ہونے لگے گا جو آپ کو عطا ہوا ہوا ہے۔ ہر انسان کو عطا ہوا ہوا ہے' ہر انسان کی فطرت میں وہ نور رکھا گیا ہے' کہیں باہر سے نہیں آئے گا۔ (-) اس نور کو اس دنیا میں زندہ کرنا اپنی ذات میں' اپنی ذات کو چراغوں میں تبدیل کر دینا' اس دنیا کے اندھیرے دور کرنے کے لئے لازم ہے۔ ہرگز یہ کوئی ایسا مضمون نہیں جو علمی' ذوقی دلچسپیوں کی خاطر بیان کیا جا رہا ہو۔ ہم میں سے ہر ایک کی ذات سے اس کا گہرا ذاتی تعلق ہے۔ ہماری زندگی اور موت سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے۔ اس مضمون کو سمجھیں اور نور بنیں گے تو آپ بھی زندہ ہوں گے اور زندہ رہیں گے اور ساری کائنات کو زندہ کرنے کی صلاحیت آپ میں پیدا ہو جائے گی۔ اگر اس کے بغیر غفلت کی حالت میں زندگی بسر کریں گے تو غفلت کا نام تو اندھیرے ہیں (-) ان اندھیروں سے آپ تو پھر کبھی نہیں نکل سکیں گے۔

اس لئے بہت ہی بیدار مغزی کی ضرورت ہے۔ جاگیں' ہوش کریں' اٹھیں اور اپنی ذات میں ان نوروں کو تلاش کریں جو خدا نے آپ کی ذات میں رکھ دیئے ہیں (-)

مجلۃ الجامعہ سے

سیرۃ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

مکرم جمعدار فضل دین صاحب لکھتے ہیں:۔

1954ء میں جب میں ربوہ میں دیگر عمارات کی نگرانی کے علاوہ تحریک جدید کی عمارات جامعۃ المبشرین گیسٹ ہاؤس اور گولبازار میں پریس اور اس کی ملحقہ عمارت کی نگرانی کر رہا تھا تو مجھے آٹھ ہزار پچاس روپے دے کر لوہا خریدنے کے لئے لاہور بھیجا گیا۔ ان دنوں لوہا گورنمنٹ کی زیر نگرانی کنٹرول پر بکتا تھا۔ میں کئی دن تک کنٹرولر کے دفتر میں جیب میں روپیہ ڈال کر جاتا رہا۔ مگر وہاں سے آج اور کل کرتے ہوئے تیرہ چودہ روز گزر گئے۔ آخری روز میں گھر سے پانچ ہزار دو سو روپے جیب میں ڈال کر لے گیا تو اس روز بھی کنٹرولر کے دفتر سے یہی جواب ملا کہ کل آنا واپسی پر میں انار کلی سے ایک ٹانگہ میں سواریوں کے درمیان بیٹھا۔ میں اپنے گھر کے قریب جا کر ٹانگہ سے اترا اور ٹانگہ والے کو کرایہ دیدیا۔ جب میں اپنے گھر میں داخل ہوا۔ اور جیب میں ہاتھ ڈالا تو پانچ ہزار دو سو روپے کی رقم جس بٹوہ میں تھی اس کو گم پایا۔ میں نے پولیس میں رپورٹ درج کرا دی۔ پولیس والے مجھے مجبور کرتے تھے کہ کسی پر شبہ کروں۔ چنانچہ وہ ٹانگہ کے اڈوں پر مجھے لے جاتے اور مجھے اسی ٹانگہ والے کی شناخت کرنے کے لئے کہتے جس کے ٹانگہ میں روپے گم ہوئے تھے۔ مگر میں شناخت نہ کر سکتا تھا۔ میں نے پہلے روز ہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو روپیہ کے گم ہونے کی اطلاع دے دی تھی۔ میں باقی تین ہزار روپے کا لوہا لے کر ربوہ پہنچا۔ جن احباب کے ذریعہ میں نے ربوہ میں یہ روپیہ لیا تھا انہیں تحریر لکھ دی کہ میں یہ روپیہ آپ کو ادا کر دوں گا۔ اور اگر میں ادا نہ کر سکا تو میری اولاد روپیہ ادا کرے گی۔ یہ خبر کسی ذریعہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو بھی پہنچ گئی۔ حضرت صاحب نے اس کے متعلق بعض احباب سے معلوم کیا کہ جب جمعدار فضل الدین کو آٹھ ہزار روپیہ دیا گیا تو روپے کی حفاظت کے لئے اس بوڑھے اور کمزور انسان کے ساتھ کیا کسی اور شخص کو بھی بھیجا گیا تھا؟ نفی میں جواب ملنے کے بعد حضرت صاحب نے ایک تحریر وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کو بھجوائی کہ یہ روپیہ جمعدار صاحب سے وصول نہ کیا جائے۔ یہ آپ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ جسے میں۔ میرے بچے اور میرے دوست آشنا کبھی نہیں بھول سکتے۔

تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا مجھے اپنے ایک بیٹے کے داخلہ اور فیس کے لئے سخت ضرورت پیش آئی۔ میری پنشن صرف 23 روپے ہے۔ میں نے ربوہ پہنچ کر ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے دفتر میں درخواست دی کہ مجھے خزانہ صدر انجمن سے ایک صد روپیہ بطور قرض دلایا جائے۔ میری کوئی جائیداد اس وقت منقولہ اور غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف 23 روپے ماہوار پنشن ہے۔ اس میں سے پندرہ روپے ماہوار بطور قسط اسی قرضہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ یہ درخواست جب منظوری کے لئے حضرت صاحب کے پاس پہنچی تو آپ نے دفتر میں ایک سو روپیہ نقد بھجوا دیا اور کہلا بھیجا کہ یہ روپیہ جمعدار فضل الدین کو دیا جائے۔ اور ان سے واپس نہ لیا جائے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ ادیان عالم

جنگِ موتہ

محترم شیخ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں:۔

ابھی آپ کو (رسول کریم ﷺ کو) مدینہ تشریف لائے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کو اطلاع ملی کہ جنگ موتہ کا انتقام لینے کے لئے غسانی بادشاہ نے ایک عظیم الشان لشکر تیار کیا ہے اور ہرقل قیصر روم نے بھی اس کی امداد کے لئے چالیس ہزار کا لشکر عظیم بھیجا ہے اور اس کا ارادہ یہ ہے کہ مدینہ پر حملے کر کے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کمزور کردے۔ اور چونکہ ابھی تک لوگ ملک کے چاروں اطراف سے جوق در جوق آ آکر اسلام میں شامل ہو رہے تھے اور ملک کے امن و امان اور نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کا تاحال کوئی خاص تسلی بخش انتظام نہیں ہوا تھا اس لئے ایسے حالات میں اگر اس عیسائی حملے کو ملک شام کی سرحد پر ہی نہ روکا جاتا تو ان کے ملک عرب میں یک لخت داخل ہونے سے تمام ملک میں بدامنی پیدا ہونے کا یقینی احتمال تھا۔ لہٰذا آپؐ نے تمام قبائل کو اطلاع بھجوا دی کہ قیصر روم کے مقابلہ کے لئے جلد از جلد مدینہ پہنچو۔ جب لشکر تمام اطراف سے جمع ہو گیا تو چونکہ اتنے بڑے لشکر کے لئے زاد راہ سواری سلاح جنگ وغیرہ کے لئے روپیہ کی بہت زیادہ ضرورت تھی اس لئے آپؐ نے چندہ جمع کرنے کے لئے ایک عام مگر پر زور اپیل فرمائی۔ حضرت عثمانؓ نے اپنا تمام تجارتی مال جسے بطور سرمایہ ساتھ لے کر آپ شام کی طرف روانہ ہونے والے تھے چندہ میں دے دیا۔ دیگر صحابہؓ نے بھی حتی المقدور بڑھ بڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ فاروق کا واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

حضرت عمرؓ کے پاس اس روز کافی مال تھا۔ انہوں نے اپنا آدھا مال لیا اور اس خیال سے دربار نبویؐ کی طرف بڑھے کہ آج میں قربانی میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا۔ مگر جب حضرت ابوبکرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے سارا مال خدمت نبوی میں حاضر کر دیا ہے تو اپنے دل میں شرمندہ ہوئے۔ الغرض جب سامان بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو آپؐ ماہ رجب 9ھ میں تیس ہزار کا لشکر لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے۔ جب آپؐ ایک گھنٹہ کی مسافت طے کر کے بستی ذی رواں میں پہنچے تو منافقین کے ایک گروہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم نے یہاں ایک مسجد بنائی ہے اور ہماری خواہش ہے کہ حضور اس میں نماز ادا فرمائیں تاکہ وہ بھی قابل تعظیم سمجھی جائے۔ آپ نے فرمایا اس وقت میں سفر پر جا رہا ہوں۔ واپسی پر دیکھا جائے گا۔

حضرت علیؓ کو آپ ﷺ نے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے مدینہ چھوڑ دیا تھا۔ منافقوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر یہ کہنا شروع کیا کہ آنحضرت ﷺ کی نظر میں حضرت علیؓ کی کچھ قدر و منزلت نہیں ہے۔ اس لئے انہیں بار خاطر سمجھ کر مدینہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ حضرت علیؓ بھلا اس طعنہ کو کب برداشت کر سکتے تھے۔ ابھی آنحضرت ﷺ نے ایک کوس ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ حضرت علیؓ بھی حاضر خدمت ہو گئے آپؐ نے فرمایا علی یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ میں نے تو تمہیں اپنے گھربار کی حفاظت کے لئے مدینہ چھوڑا تھا..... ان تسلی آمیز فقرات کو سن کر حضرت علیؓ واپس لوٹ آئے اور آنحضرت ﷺ نے لشکر کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ جب آپؐ حجر کے مقام پر پہنچے جہاں قوم ثمود کی تباہ شدہ بستیوں کے نشانات موجود تھے تو آپ نے فرمایا یہاں سے استغفار کرتے ہوئے جلدی جلدی گزر جاؤ کہ یہاں قوم ثمود پر عذاب الٰہی اترا تھا۔ اس علاقہ حجر کی حدود میں جب مجبوراً آپ کو ایک رات قیام کرنا پڑا تو آپؐ نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ خبردار کوئی شخص لشکر گاہ سے تنہا باہر نہ نکلے۔ اور جب آپؐ کی نظر ان کھنڈرات پر پڑی تو آپؐ نے چادر سے اپنا منہ چھپا لیا اور لشکر کو تیز تیز چلنے کا حکم دے دیا۔

جب لشکر اسلامی متواتر چودہ منزل کا سفر طے کر کے چشمہ تبوک پر پہنچا تو تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ ہرقل قیصر روم نے تو صداقت کے رعب سے مرعوب ہو کر لڑائی کا کوئی قطعی فیصلہ ہی نہیں کیا تھا۔ اور غسانی بادشاہ (جس کی ایک لاکھ قواعد دان فوج کے تین ہزار مسلمان جنگ موتہ کے موقع پر دانت کھٹے کر چکے تھے) نے جب مسلمانوں کی اس قدر تیاری اور جرار لشکر کی آمد کی خبر سنی تو اس کی فوج کے حوصلے پست ہو گئے۔

اور وہ ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ چونکہ آپؐ کا مقصد قیام امن تھا اس لئے آپؐ نے ان کا تعاقب نہیں کیا ورنہ اگر آپؐ چاہتے تو جیسا کہ غیر مسلم مورخین نے اعتراضات کئے ہیں تلوار آپؐ کے ہاتھ میں تھی۔ اس علاقے کے تمام قبائل کو تلوار کے زور سے مزعومہ بناوٹی مسلمان بنا سکتے تھے۔

یہاں آپ نے بیس روز تک قیام فرمایا۔ اس اثنا میں بعض چھوٹی چھوٹی عیسائی حکومتوں سے آپ کے معاہدات ہو گئے۔ اور جب اس علاقہ میں امن و امان کے متعلق آپؐ کو اطمینان ہو گیا تو آپؐ نے لشکر کو واپسی کا حکم دیا۔ جب آپؐ مدینہ کے قریب منافقین کی مسجد کے پاس پہنچے تو آپؐ نے بعض صحابہ کو حکم دیا کہ اس مسجد کو مسمار کر دو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ مسجد ضرار ہے۔ پھر آپؐ دو ماہ کی غیر حاضری کے بعد ماہ رمضان 9ھ میں داخل مدینہ ہوئے۔

خدا کی راہ میں شجاع بنو۔ کبھی بھروسہ نہ کرے کہ ایک رات میں زندہ رہوں گا۔ بھروسہ کرنے والا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے۔ یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی۔ دعا کرے اور دعا کروائے صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

سائنس اور ٹیکنالوجی نے جو گزشتہ سو دو سو سال میں ترقی کی ہے وہ اس سے پہلے ہزاروں سال میں بھی ممکن نہ ہو سکی حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ہر شدید بارش کے لئے پہلا قطرہ لازمی ہوتا ہے۔ اسی طرح موجودہ ترقی کے لئے بھی شروع میں کئے گئے اقدام ایک قطرے ہی کی حیثیت رکھتے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ ترقی ہونے لگی اور اس ترقی میں تیزی آنے لگی اور پھر اتنی تیزی آئی کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے گزشتہ سو دو سو سال میں جو ترقی ہوئی ہے وہ ہزاروں سال کی سائنسی ترقی سے بڑھ کر ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ ہونے والی ترقی اس سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوگی۔ مثلاً جہاں تک کار کا تعلق ہے یہ آج سے سو سال پہلے برطانیہ میں تیار ہوئی تھی۔ پہلے کے ڈھانچے دیکھئے تو حیرت ہوتی ہے۔ چھکڑے سے معلوم ہوتے ہیں۔ اب رولز رائس اور ایسی ایسی دیگر کاریں دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ کہاں سے شروع ہوئی اور کہاں جا پہنچی۔ لیکن یہاں پہنچ کر یہ ختم نہیں ہو گئی۔ بتایا گیا ہے کہ اب برطانیہ میں یہ تجربہ کیا جا رہا ہے کہ آج سے ایک سو سال بعد کی کار کیسی ہو گی اور جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ اتنی حیران کن ہیں کہ سمجھ نہیں آتی کہ انہیں حقیقت مان لیا جائے یا محض افسانہ۔

یہ بات تو ہم سنتے ہی ہیں کہ سڑک چلتی ہے لیکن اس کے باوجود سڑک کو کبھی ہلتے نہیں دیکھا۔ لوگ چلتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ سڑک چلتی ہے لیکن کار کے متعلق جو نئے تجربات کئے جا رہے ہیں ان میں یہ بتایا جاتا ہے کہ سڑک چلے گی بالکل اسی طرح جس طرح سنڈیاں یا ایسے ہی دیگر کیڑے مکوڑے چلتے ہیں۔ حرکت کرے گی۔ شروع سے لے کر آخیر تک۔ اس پر جو کار چلائی جائے گی اسے چلانے کے لئے کسی ڈرائیور کی ضرورت نہیں ہوگی۔ وہ سڑک کی حرکت کے مطابق حرکت کرتی ہوئی منزل مقصود تک پہنچ جائے گی۔ کمپیوٹر اس میں لگا ہو گا۔ آپ کمپیوٹر میں یہ فیڈ کر دیں کہ مجھے گوجرانوالہ فلاں جگہ جانا ہے اور پھر آرام سے کار میں بیٹھے رہیں۔ نہ کوئی سٹیئرنگ ہو گا۔ نہ کوئی اور چیز ہو گی۔ کار آپ کو از خود گوجرانوالہ کی اس جگہ پر لے جائے گی جہاں آپ کو جانا مقصود ہے۔ وہاں پہنچ کر آپ کو اطلاع دے گی کہ اب میں اس جگہ پر پہنچ گئی ہوں جہاں کے لئے آپ نے کمپیوٹر کو فیڈ کیا تھا۔

کتنی عجیب بات ہے۔ کہتے ہیں کہ جس طرح انسانی جسم میں پٹھے ہیں۔ پٹھے کو ایک طرف سے کھینچیں یا دبائیں تو پٹھہ سارے کا سارا حرکت کرتا ہے۔ اسی طرح سڑکیں حرکت کریں گی۔ اور سڑک پر جو کار چلے گی وہ سڑک کی حرکت کے مطابق اپنی رفتار بنائے گی اور اپنا مقام بھی متعین کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کار جو اب ڈیزائن کی جا رہی ہے پانچ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے گی۔ یہ بات تو سمجھ آ سکتی ہے کہ پانچ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے لیکن یہ بات ابھی سمجھ نہیں آتی کہ سڑک کس طرح ہلے گی اور سڑک کس طرح چلے گی۔ اور سڑک کی رفتار کے مطابق یا اس کی حرکت کے مطابق اس پر جو کار کھڑی ہو گی وہ کیسے چلے گی۔ لیکن بہرحال ایسی کار ڈیزائن ہو رہی ہے جو آج سے سو سال کے بعد چلے گی اور جو حقیقی معنوں میں سڑک کو چلتے ہوئے بھی اپنے ساتھ ساتھ چلائے گی یا یوں کہئے کہ کار کے ساتھ ساتھ چلے گی۔ اور کار میں بیٹھنے والے کو نہ کچھ سوچنا پڑے گا نہ کچھ دیکھنا پڑے گا۔ نہ کوئی احتیاط کرنی پڑے گی۔ جب اس نے کمپیوٹر کو یہ بتا دیا کہ وہ فلاں جگہ جانا چاہتا ہے تو کار از خود وہاں پہنچ کر کار میں بیٹھنے والے کو اطلاع دے گی کہ میں پہنچ گئی ہوں اور وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔

اس کار کا تو انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن تجربات ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجربات کامیابی کے قریب ہیں۔ کامیاب ہو جائیں گے۔ اگر یہ کامیاب ہو گئے تو آپ اندازہ لگائیے کہ گزشتہ سو سال یا دو سو سال میں جو ترقی ہوئی ہے اس کے مقابلہ میں یہ کتنی عجیب بات لگے گی۔ لیکن سائنس کی باتیں تو ہوتی ہی عجیب ہیں پہلے سمجھ میں نہیں آتا بلکہ لوگ مخالفت کرتے ہیں جب لوگ چاند پر گئے ہیں اس وقت چاند پر جانے کی مخالفت کی گئی مخالفت اس لئے کی گئی کہ یہ کہا جائے کہ چاند پر تو کوئی جا ہی نہیں سکتا۔ لیکن بہرحال لوگ چاند پر گئے۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں نہ صرف چاند پر گئے بلکہ بعد میں یہ بات چل نکلی کہ وہاں کی زمین خریدی جا رہی ہے وہاں کوٹھیاں بنائی جائیں گی۔ وہاں پر لوگ رہائش اختیار کریں گے۔ یہ ساری باتیں۔

تو سائنس ایک ایسی چیز ہے جو شروع شروع میں تو سمجھ نہیں آتی لیکن جب تجارب میں سے گزرتی ہوئی وہ آخری مراحل پر پہنچتی ہے تو حقیقت بن کر سامنے آ جاتی ہے۔ آپ اس کار کے متعلق سوچئے اور اپنے آپ کو ورطۂ حیرت میں سے نکالنے کی کوشش کیجئے۔

علم الہجو واللطائف

چھٹا علم جو اس زبان کے نیچے آتا ہے علم الہجو واللطائف ہے اس علم میں اس بات سے بحث کی جاتی ہے کہ کس طریق پر ہجو کمال کو پہنچ جائے اور اس میں زبان اور تحریر کی خوبی بھی اعلیٰ درجہ کی رہے اسی طرح ایسا لطیفہ ہو کہ سب بے اختیار ہنس پڑیں اس فن میں جو لوگ کمال حاصل کرتے ہیں بعض وقت وہ ایسی ہجو کرتے ہیں کہ فوراً اثر ہوتا ہے

اسی طرح لطائف کا علم ہوتا ہے ایک شخص بیان کرتا ہے سننے والے بے اختیار ہو جاتے ہیں وہ ہنسی کو ضبط نہیں کر سکتے غرض یہ ایک مستقل علم ہے واعظ خاص طور پر اس سے کام لیتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فلسطینی اسرائیل مذاکرات ملتوی

بیت المقدس شہر میں فلسطین اور اسرائیل کے درمیان ہونے والے امن مذاکرات سے فلسطینی ٹیم واک آؤٹ کر گئی۔ اس کے بعد مذکرات ملتوی کر دیئے گئے۔ مذاکرات میں حصہ لینے والے امریکی عہدیدار نے' جو مصالحت کنندہ کا کردار ادا کر رہے تھے' کہا ہے کہ وہ واشنگٹن واپس جا رہے ہیں۔ فلسطینی اور اسرائیلی مذاکراتی ٹیموں نے ایک دوسرے پر مذاکرات میں روکاوٹ ڈالنے کا الزام لگایا ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ مذاکرات کی صرف بعض جزوی تفصیلات طے کرنا باقی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اہم نکات پر اتفاق رائے ہو چکا ہے۔

اسرائیل نے فلسطینی مذاکراتی ٹیم پر الزام لگایا ہے کہ وہ غیر اہم اور غیر ضروری نکات اٹھا کر امن مذاکرات میں وقت ضائع کر رہی ہے۔

امریکی عہدیدار ڈینس راس نے کہا ہے کہ سولہ دن کے مذاکرات کے باوجود شہر الخلیل سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کے بارے میں فلسطین اور اسرائیل میں اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔

فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات نے ٹیلی فون پر مصر کے صدر حسنی مبارک' اردن کے شاہ حسین اور اردنی وزیر اعظم عبدالکریم کباریتی سے بات چیت کی ہے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے۔ مصر کے صدر مسٹر حسنی مبارک اور اردن کے شاہ حسین نے اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو سے فون پر بات چیت کی ہے۔

یہ ہے انجام ان مذاکرات کا جو ایک بڑے تعطل کے بعد شروع ہوئے یہ مذاکرات امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن کی کوششوں سے دوبارہ شروع ہوئے اور امریکہ کا ایک نمائندہ فریقین کو کسی سمجھوتے پر پہنچنے میں مائل کرنے کے لئے مذاکرات کے دوران موجود رہا۔ لیکن طویل مذاکرات کے باوجود کوئی مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ اسرائیل کے رویے سے ظاہر ہے کہ وہ فلسطینیوں اور عربوں کے ساتھ مصالحت کے عمل میں سنجیدہ نہیں ہے۔ یہ بات مستقبل میں جن مزید پیچیدگیوں کو جنم دے سکتی ہے ان کا اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسرائیل کی موجودہ حکومت ماضی کی حکومت کے مقابلے میں عربوں کو کوئی رعایت دینے کو تیار نہیں ہے۔

ooo

تتسی باشندوں کی ہلاکت

روانڈا میں بسنے والے تتسی باشندوں کی ایک بہت بڑی تعداد کئی سال سے اذیت ناک صورت حال کا شکار ہے۔ یہ لوگ اپنے ملک میں ہوتو قبائل کے برسر اقتدار آنے کے بعد ملک سے فرار ہو گئے تھے۔ کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں تتسی باشندوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ان لوگوں نے زائر میں پناہ لی۔ ان کی تعداد اڑھائی لاکھ بتائی جاتی ہے۔ لیکن گزشتہ دنوں ان کو اپنی جانوں کا خطرہ پیدا ہو گیا چنانچہ چند دن کے اندر اندر قریباً اڑھائی لاکھ تتسی باشندے برونڈی کی طرف ہجرت کر گئے۔ اس کے بعد یہ خبر ملی ہے کہ زائر کی فوج اور تتسی باشندوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں 80۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ امدادی جماعتوں نے بتایا ہے کہ ہلاک ہونے والے تمام افراد سویلین تھے۔ روانڈا اور برونڈی کی حکومتوں نے مطالبہ کیا ہے کہ زائر کی فوج کی کارروائی بند کرائی جائے اور عالمی ادارہ اقوام متحدہ مداخلت کر کے تتسی باشندوں کا قتل عام بند کرائے۔

افریقہ میں قبائلی جنگیں بڑی ہولناک ہوتی ہیں۔ دور حاضر میں تتسی اور ہو تو قبائل کے درمیان مخاصمت کے کے نتیجے میں جو ہولناک قتل و غارت ہوا ہے اس نے ماضی کی قبائلی جنگوں کو بھلا کر رکھ دیا ہے۔

ooo

افغانستان۔ اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے افغانستان میں جنگ بندی کا مطالبہ کرنے کی قرارداد منظور ہونے کے بعد اقوام متحدہ کا ایک نمائندہ متحارب گروپوں میں بات چیت کرانے کے لئے افغانستان پہنچ گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے نے کہا ہے کہ یہ بات چیت بہت مشکل ہے افغانستان میں جنگ بندی کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔ کابل کے نواح میں شدید جنگ جاری ہے۔ احمد شاہ مسعود اور طالبان کی طرف سے جزوی کامیابیوں اور شکستوں کی خبریں آرہی ہیں۔ لیکن کس کا پلہ بھاری ہے اس کا فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ طالبان کے مخالف عناصر میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ اس کے ذرائع ابلاغ احمد شاہ مسعود کی کامیابیوں کا ترجیحی طور پر ذکر کرتے ہین جبکہ پاکستان کا ٹی وی طالبان کا پلہ بھاری ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ پاکستان کے وزیر داخلہ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ طالبان کو منظم کرنے کے ذمہ دار ہیں' انہوں نے جنگ بندی کی امید ظاہر کی تھی اور متحارب گروپوں کو مذاکراتی میز پر بٹھانے کی کوشش بھی تھی لیکن ان کی کوششیں ناکام ہوتی نظر آرہی ہیں۔

افغانستان دراصل کئی ہمسایہ ممالک کی جنگوں کی تجربہ گاہ بن چکا ہے۔ تمام ہمسایہ ممالک اپنے اپنے پسندیدہ فوجی گروپوں کو امداد اور اسلحہ دیتے ہیں۔ جب تک اسلحہ کی سپلائی کا سلسلہ جاری ہے جنگ بھی جاری رہے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ افغانستان میں غیر ملکی مداخلت بند کی جائے۔ اسلحہ کی سپلائی پر پابندی لگائی جائے اور غیر ملکی امداد بھی بند کرائی جائے۔ اور اس کے بعد افغان گروپوں کو مذاکرات کی میز پر لا کر ان کا مسئلہ حل کرانے کی کوشش کی جائے۔ کاش ایسا ہو سکے!!

ooo

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 31- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام
1-00 (رات)-اردو کلاس (نیا)
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ آلو گوشت
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 30-10-96 (دوبارہ)
4-00 عربی زبان سیکھئے۔
4-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاءمع العرب (دوبارہ)
7-00 درثمین حصہ 14 (دوبارہ)
7-30 متفرق پروگرام
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)
9-00 عربی زبان سیکھئے-(دوبارہ)
9-30 عربی پروگرام قصیدہ۔نظم
10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر سندھی پروگرام
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل آلو گوشت (دوبارہ)
2-00 لقاءمع العرب (دوبارہ)
3-00 اردو پروگرام سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- سیرت حضرت مولوی محمد حسین صاحب
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں
5-30 ڈچ زبان سیکھئے
6-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
7-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
8-00 کوئز پروگرام مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
8-30 الزامات کے جوابات' از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سیشن 12 31-3-94 (حصہ دوئم)
9-00 لقاءمع العرب نمبر (نیا)
10-00 بوسنین پروگرام
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں

جمعہ یکم نومبر 1996ء

12-00 رات-جرمن پروگرام
1-00 .اردو کلاس نمبر (نیا)
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ ایک شام (حصہ دوئم)
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-30-10-96
(دوبارہ)
4-00 ڈچ زبان سیکھئے-
4-30 متفرق پروگرام
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں
5-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
6-00 لقاءمع العرب
7-00 کوئز پروگرام مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
7-30 الزامات کے جواب از حضرت امام جماعت الرابع سیشن 12 حصہ دوئم 31-3-94 (دوبارہ)
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)
9-00 ڈچ زبان سیکھئے-
9-30 متفرق پروگرام'
10-00 نیچرل ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 31-10-96 (دوبارہ)
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں
11-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت الرابع-(دوبارہ)
12-00 دوپہر پشتو پروگرام
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ ایک شام حصہ دوئم (دوبارہ)
2-00 لقاءمع العرب (دوبارہ)
3-00 اردو پروگرام دعوت الی اللہ از مولانا عبدالوحید صاحب
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں
5-30 درود شریف اور نظم
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع از بیت الفضل لندن لندن یو کے
7-15 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی کوئز پروگرام لجنہ چک 99 شمالی بمقابلہ 98 شمالی
9-00 لقاءمع العرب نمبر (نیا)
10-00 ترکی پروگرام
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں
11-30 چلڈرنز کارنر-

ایک گذارش

الفضل احمدیہ جماعت کا واحد روزنامہ ہے۔ اور جیسا کہ حضرت امام الثانی نے فرمایا تھا کہ اس کی اہمیت روز بروز بڑھتی جائے گی حتیٰ کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ اس کا ایک ایک پرچہ ایک ایک ہزار روپے میں خریدنے کے لئے تیار ہوں گے۔ یہ اخبار ہماری تاریخ کے انضباط کے لئے متعدد ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ ہے۔ اگر آپ کے پاس آپ کا کوئی خط یا آپ کو کسی کا لکھا گیا کوئی خط یا مسودہ یا کوئی آپ کی تصنیف کردہ کتاب موجود ہے اور اسے آپ آئندہ کے احمدی مورخ کے لئے محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو الفضل میں اس کا ذکر کیجئے۔ ہم اسے اپنی سعادت سمجھیں گے کہ آئندہ کے مورخ کے لئے ضروری مواد فراہم کرنے کا باعث بنیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل
آج کے پروگرام

منگل-29-اکتوبر1996ء

12-00 جرمن پروگرام-
1-00 رات-اردو کلاس-
2-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-30 (-)اصول کی فلاسفی-
3-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-96-10-28-
4-00 نارویجین پروگرام-
4-30 متفرق پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- انصار اللہ سپورٹس-ربوہ-
8-00 صبح-اردو کلاس دوبارہ-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے (دوبارہ)-
9-30 متفرق پروگرام-
10-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-96-10-28-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)-
12-00 پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-30 (-)اصول کی فلاسفی-
2-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
3-00 اردو پروگرام- لیکچر- مولانا عبدالاول خان-
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 خطبہ- حضرت امام جماعت الرابع-بیت الفضل لندن یو-کے-89-6-2-
7-00 صبح-ترجمہ کلام الہٰی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-96-10-29-
8-00 طبی معاملات- دانتوں کی بیماریاں- از ڈاکٹر سلطان- اے- مبشر ڈاکٹر نصیر اے خان کے ساتھ-
8-30 ایک نواحمدی کے ساتھ ملاقات- مسز اور ڈاکٹر عبدالعلیم-
9-00 لقاء مع العرب-(نیا)-
9-30 نارویجین پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد صاحب بسمل تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے مکرم مشتاق احمد چٹھہ صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب چٹھہ کا فرینکفورٹ جرمنی میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے- وہ گھر آگئے ہیں- مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دارالنصر وسطی ایک ماہ سے شوگر کی زیادتی اور ٹانگوں پر پھوڑے نکلنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اٹھنے بیٹھنے سے قاصر ہیں- احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے-

○ مکرم نعیم احمد طاہر صاحب فیصل آباد بجلی کا کام کرتے ہوئے بلندی سے گر گئے ہیں جس سے بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے- ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم قادر بخش خان صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ سکنہ 1/3 دارالعلوم غربی ربوہ کا فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 14- اکتوبر 1996ء کو سفید موتیا کا آپریشن ہوا ہے اپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ عزیزہ فریحۃ العین ثمر بنت مکرم ڈاکٹر نسیم احمد خان صاحب شیخوپورہ گذشتہ گیارہ روز سے بخار میں مبتلا ہے- عزیزہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

ولادت

○ مکرم محمد طارق صابر صاحب ابن مکرم محمد نذیر صاحب باب الابواب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-10-13 کو بیٹے سے نوازا ہے- جس کا نام نبیل احمد صابر تجویز ہوا ہے- نومولود مکرم عبدالمالک صاحب نارووال کا نواسہ ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک وخادم دین بنائے-

تبدیلی فون نمبر

○ محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے گھر کا فون نمبر 9203558 سے بدل کر 821828 ہوگیا ہے-

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) توسیع اشاعت الفضل اور وصولی چندہ جات کے لئے ضلع راولپنڈی اور ضلع اٹک کے دورہ پر آرہے ہیں- جملہ عہدیداروں اور تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے-

○ نمائندہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی توسیع اشاعت الفضل اور وصولی چندہ جات کے لئے ضلع بہاولپور اور ضلع بہاولنگر کے دورہ پر آرہے ہیں- جملہ عہدیداران اور تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر الفضل ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اوقات میں تبدیلی

○ لندن میں اوقات تبدیل ہو جانے کی وجہ سے 27- اکتوبر سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کا وقت ایک گھنٹہ آگے کرلیا جائے-

خطبہ : 6 بجے شام

ملاقات : 7 بجے شام آیا کرے گی

احباب نوٹ فرمالیں

ہمیں لکھ بھیجئے

اگر زندگی کے کسی شعبے میں بھی کسی شخص نے آپ کی اس طرح مدد کی ہے کہ آپ اس کے ممنون احسان ہیں تو ہمیں وہ واقعہ تفصیل سے لکھ کر بھیجئے- اور اگر آپ نے اس واقعہ کے بعد کبھی کوئی ایسی بات کی ہے جسے اس شخص پر احسان کے زمرے میں لایا جا سکتا ہو تو وہ بھی ضرور لکھئے-

مقصد ہمارا یہ ہے کہ ایسے واقعات پڑھ کر اخلاق کے اس شعبے کو بڑھاوا ملے اور نہ صرف ہم ایک دوسرے کی اس طرح مدد کرنے کے درپے رہیں کہ اسے احسان بھی کہا جاسکے بلکہ جس کی مدد کی جائے وہ ممنونیت کے اظہار پر اپنے آپ کو مجبور پائے اور جیسا کہ کہا جاتا ہے احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات ضرور کرنی چاہئے کہ دوسرے شخص پر احسان کا رنگ اسے دیا جاسکے- ہم آپ کے ایسے واقعات کو شائع کر کے احسان اور ممنونیت احسان کے جذبے کو وسیع سے وسیع تر کرنا چاہتے ہیں- ہر واقعہ حقیقت پر مبنی ہونا چاہئے اور اس میں کسی قسم کے مبالغے کو داخل نہ کیا جائے-

(ادارہ)

امراض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
علامات: مُردہ بچے پیدا ہونا۔ امید کا نقصان
0431-214666

سیّد اسٹیٹ ایجنسی اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
مکانات- پلاٹس- کمرشل جائیداد کی خرید وفروخت- کرایہ پر لین دین
ہوم مینٹیننس (پینٹ- الیکٹرک سینٹری- وڈ ورک کا منفرد ادارہ
بلاک 29 آئی اینڈ ٹی سنٹر سیکٹر G-9/4 پشاور موڑ اسلام آباد
فون: 051-251562
051-858226

محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
خاکسار لندن اور افریقہ کے دورہ کے بعد اپنی دوکان "ڈش ماسٹر ربوہ" پر آپکی خدمت کیلئے حاضر ہے- ڈش انٹینا سے متعلق معلومات اور پرابلمز کی دوری کے لئے نیز احمدیہ ٹیلیویژن کی چوبیس گھنٹے گلوبل بیم نشریات واضح اور صاف دیکھنے کیلئے اب
جدید ترین سیٹلائیٹ سسٹم سے استفادہ فرمائیں
اس میں ڈش کا سائز چھوٹا اور قیمت بھی کم ہے آپ کی بہتر خدمت کے لئے ہماری ماہرانہ سوچ اور مشورہ اپنے ڈش انٹینا کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے رجوع کریں

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون 0092-4524-211274
537'538

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت درد کا فوری علاج
35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ
فون 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ، خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ٭ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ راولپنڈی اور اسلام آباد میں پولیس اور جماعت اسلامی کے کارکنوں میں جھڑپیں اور زبردست پتھراؤ ہوا۔ آنسو گیس کے بے پناہ استعمال سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ جماعت اسلامی نے اسلام آباد میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنا دینے کے اپیل کی تھی۔ جماعت اسلامی کے سینکڑوں کارکن مختلف راستوں سے اسلام آباد پہنچ گئے۔ آب پارہ چوک میدان جنگ بنا رہا پولیس چوکی نذر آتش کر دی گئی۔ بڑی تعداد میں افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ راولپنڈی سے اسلام آباد جانے والی سڑک پر مسلسل چار گھنٹے تک آنسو گیس چھوڑی جاتی رہی۔ قاضی حسین احمد بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ مولانا نورانی کی حالت بھی خراب ہو گئی۔ اعجاز الحق کو طبیعت سخت خراب ہونے کے بعد ہسپتال پہنچادیا گیا۔ آب پارہ چوک اسلام آباد میں ہونے والا ٹکراؤ دو گھنٹے جاری رہا۔ آنسو گیس پھینک کر مظاہرین کو منتشر کرنے کی کوشش ناکام رہی زخمیوں میں پولیس اہلکار بھی شامل ہیں۔ مظاہرین کو دیکھ کر اسسٹنٹ کمشنر پولیس کی نفری کے ساتھ بھاگ گئے۔ پولیس کو دو مرتبہ پسپا ہونا پڑا۔ کارکن آنسو گیس کے گولے واپس پھینکتے رہے۔ پولیس نے مظاہرین کو آگے نہ جانے دیا آبپارہ پولیس چوکی میں پولیس کا تمام سامان اور وائرلیس جل گئے۔

○ قاضی حسین احمد کی قیادت میں اسلام آباد جانے والا دھرنا جلوس مری روڈ پر روک لئے جانے پر قاضی حسین احمد نے وہیں 'چاندنی چوک' میں دھرنا کا حکم دے دیا۔ چاندی چوک میں پولیس اور مظاہرین میں تصادم ہو گیا۔ مارچ کے شرکاء ہاتھوں میں قرآن اٹھائے کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے تھے پیشانیوں پر بندھی ہوئی پٹیوں پر اللہ اکبر اور شہادت کے نعرے درج تھے۔ بعد ازاں قاضی نے دھرنا ختم کرنے کا اعلان کیا اور محفوظ مقام پر چلے گئے۔ اس جگہ درجنوں افراد زخمی ہوئے اور 100 سے زیادہ گرفتار ہو گئے۔

○ لاہور سے راولپنڈی تک جی ٹی روڈ پر جگہ جگہ جماعت اسلامی کے کارکنوں کو روکنے کے لئے پولیس کوشش کرتی رہی۔ کئی شہروں میں تصادم ہوئے۔ سرائے عالمگیر' سوہاوہ' وزیر آباد' گوجرانوالہ میں کارکنوں کی پکڑ دھکڑ ہوتی رہی۔

○ ہائی کورٹ کے فیصلے کے باوجود پولیس کی گرفتاریوں اور تشدد سے چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو آگاہ کر دیا گیا۔ انہوں نے درخواست دائر کرنے کا مشورہ دیا۔

○ قاضی حسین احمد نے بتایا ہے کہ دھرنا تین روز جاری رہے گا۔

○ لاہور میں بھی جماعت اسلامی کے کارکنوں نے مظاہرے کئے فائرنگ اور پتھراؤ ہوا۔ ملتان روڈ' نیو کیمپس' منصورہ' مسلم ٹاؤن' کے علاقے میں مظاہرین کا پولیس سے تصادم ہوتا رہا۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں۔ بے نظیر بھٹو مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے مجاہد غلامی کی زنجیریں توڑ دیں گے۔ اب حکمرانوں میں اتنی سکت نہیں کہ وہ عوامی قوت کا مظاہرہ کر سکیں۔

○ قاضی حسین احمد سے مذاکرات کے لئے حکومت کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔

○ ڈپٹی کمشنر خانیوال کیپٹن علی رضا چھ روز تک موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد دم توڑ گئے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ قاضی صاحب کے "شو" کا عبرت ناک انجام ہوا۔ جلوس میں 6 ۔7 ہزار افراد تھے۔ قاضی پارلیمنٹ کے سامنے دھرنا نہ دے سکے۔ اب بھی ہم قاضی سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قاضی نے منافقت کی اور ایوان صدر سے واپسی پر یہ تاثر دیا کہ انہیں صدر کی آشیرباد حاصل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور سے آنے والا 4۔ ہزار افراد پر مشتمل قافلہ ائرپورٹ چوک پر 120 گاڑیاں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر عدالت سمجھتی ہے کہ میں نے توہین عدالت کی ہے۔ تو مجھے طلب کرے۔ میں اپنا موقف بیان کروں گا چاہے تو جیل بھی بھیج سکتی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ وٹو کیس سر پر لٹکتی تلوار ہے۔ اگر میرے پاس اکثریت نہ رہی تو وٹو نہیں بنوں گا۔ پنجاب اسمبلی کے ارکان انکم ٹیکس سے الرجک ہیں۔ ان کی رائے کے خلاف زرعی ٹیکس کی اجازت دے دی تو میں کیا کروں گا؟

○ سپاہ صحابہ کے اعظم طارق اور ضیاء فاروقی کی ضمانت پر رہائی کا حکم دے دیا گیا۔

○ صدر کے نام مختلف حلقوں نے خطوط لکھے ہیں کہ جلدی کریں ایسا نہ ہو کہ بے نظیر اور نواز شریف 58(2) بی کے خاتمے اور آپ کے خلاف مواخذہ کی تحریک پر متفق ہو جائیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ 90 روز سے زیادہ عبوری سیٹ اپ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ٹیکنو کریٹس کی حکومت ملک کو خطرے میں ڈال دے گی۔ قوم چند غیر منتخب لوگوں کے لئے جدوجہد نہیں کر رہی۔ ٹیکنو کریٹس کی حکومت نہ فرقہ واریت سے نجات دلا سکتی ہے اور نہ معاشی بحران سے۔ مسلم لیگ ہی یہ بحران ختم کر سکتی ہے۔ پھر ٹیکنو کریٹس ہی کیوں؟ کوئی "اور" بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں کام چلاتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ نے مذاکرات کے دو مواقع ضائع کر دیئے۔ اب جو بھی ہو الیکشن 90 روز ہی میں کرانے ہوں گے۔ ایوان میں تبدیلی کا وقت نکل چکا ہے۔ انہوں نے

تبدیلی اوقات کار : صبح 9 تا 1/2 1 بجے
شام 4 تا 8 بجے
پرانی امراض کی علاجگاہ
جرمن کھلی دوا بھی دستیاب ہے
سندھ ہومیوپیتھک کلینک دارالنصر غربی ربوہ

BASHIR
GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
Ph: Shop: 211806 Res: 211883

احمدی جنتری ۱۹۹۷ء۔ اشاعت کا ۸۰ واں سال
احمدی جنتری ۱۹۹۷ء کی ترتیب کا کام شروع ہے
نادر تصویر۔ مفید مختصر حوالہ۔ اشتہار اور مشورہ
مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوایا جا سکتا ہے۔
شیخ عبدالماجد ۱۰۰۔ گل زیب کالونی سمن آباد
لاہور

کوٹھی و گائنی کلینک
برائے فوری فروخت
چار بیڈ اٹیچڈ باتھ، اعلیٰ ترین فٹنگ بمعہ گیزرز، ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج، سٹڈی روم، سائیڈ روم، سٹنگ روم، جدید ترین کچن، سرونٹ روم بمعہ باتھ، سٹور روم، کار پورچ، سرسبز لان، پختہ صحن پانی دو لائنیں، بجلی دو لائنیں، ٹیلی فون دو لائنیں گیس سلنڈر چار عدد، جنریٹر ایک عدد، اے سی ایک عدد، فلی فرنشڈ (HOLLOW WALLS) کے ساتھ، جدید طرز تعمیر، بمع ایک عدد گائنی کلینک گزشتہ آٹھ سال سے چلتا ہوا جس میں ویٹنگ بمعہ دو عدد، لیبر روم، آفس و ایگزامینیشن روم ایڈمشن روم دو عدد، صحن دو عدد، کار پلاٹ رقبہ 1/2 کنال، پختہ سڑک پر واقع سرگودھا روڈ سے ملحقہ دریائے چناب کے نئے پل اور بس سٹینڈ کے قریب تر۔ ڈیمانڈ 5 ملین۔ قابل مفاہمت
برائے رابطہ
منیر احمد ملک و ڈاکٹر فہمیدہ منیر
12/4 دارالیمن شرقی ربوہ
فون:— 04524-212426

عورتوں اور بچوں کی شافی علاج گاہ
جنبہ ہومیو ہسپتال
24 گھنٹے سروس
32/2 دارالبرکات ربوہ فون نمبر 211219

تمبر سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نند الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

تازہ مچھلی اور مرغ
ادریس فش شاپ
پروپرائیٹر: شاہد احمد رحمت بازار ربوہ
ائیر کنڈیشنڈ گاڑی نیز کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں
محلہ دارالفضل مکان 3/32 چونگی نمبر 3 ربوہ

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا موثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے! پیٹ کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244